40583 ـ کیا وہ اپنی نانی کی جانب سے حج کر لے چاہے والد ناراض ہی ہو ؟

سوال

کیا ہر چیز میں والدین کی اطاعت کرنی فرض ہے، جب وہ مجھے نفلی نماز اور روزہ ترک کرنے کا حکم دیں تو کیا ان کی اطاعت کرنی واجب ہے؟
میں نے اپنی نانی کی جانب سے حج کرنے کا عزم کر رکھا ہے، لیکن میرے والد صاحب نہیں مانتے وہ کہتے ہیں کہ نانی کی اولاد اس کا زیادہ حق رکھتی ہے، تو کیا اس معاملہ میں مجھے والد صاحب کی بات ماننا لازم ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

والدین کی اطاعت ہر اس مسئلہ میں ہے جس میں انہیں فائدہ اور منفعت ہو اور آپ کو کوئی نقصان اور ضرر نہ ہوتا ہو، لیکن اگر وہ آپ کو نفلی عبادت کرنے سے منع کرتے ہیں تو ہم دیکھیں گے کہ جب آپ ان کی ضرورت والا کام نہیں کرتے اور وہ اس کام کے محتاج ہیں لیکن آپ اس نفلی عبادت میں مشغول ہیں تو پھر آپ ان کی اطاعت کریں، مثلا آپ کے والد آپ کو کہیں مہمانوں کا انتظار کرو اور نفلی نماز نہ پڑھو، تو یہاں ان کی اطاعت کرنا واجب ہے کیونکہ یہ اس کی غرض کے لیے ہے.

لیکن اگر وہ آپ کو کہیں کہ: چاشت کی نماز نہ پڑھو، کیونکہ وہ اس طرح کے امور ناپسند کرتے ہیں، وہ کمزور ایمان کی بنا پر نوافل کو ناپسند کرتا ہے، اس لیے آپ ان کی اطاعت نہ کریں، لیکن اسے چکر دینے کی کوشش کریں یعنی دوسرے معنوں میں آپ بھلائی کے کام اس سے چھپا کر کریں.

لہذا ہم سائل کو یہ کہینگے:

نانی کی طرف سے حج کرو، اور جب آپ کے والد کہیں کہ حج نہ کرو تو انہیں جواب دو کہ کوئی حرج نہیں، اور آپ حج کر لیں، اور جب آپ اس میں کوئی تاویل کر سکتے ہیں تو اس میں کوئی جھوٹ نہیں ہے، اور تاویل کا معنی یہ ہے کہ: آپ اسے کہیں: میں حج نہیں کرونگا، یعنی آئندہ برس، کیونکہ یہ والد قطع رحمی کا حکم دے رہا ہے، یا پھر وہ جاہل ہے، آپ اسے کہیں: جی ہاں میں آپ کو راضی کرنے کے لیے اس کی طرف سے حج نہیں کرتا، اور آپ اس میں نیت یہ کر لیں کہ میں آئندہ برس اس کی جانب سے حج نہیں کرونگا، کیونکہ ہو سکتا ہے آپ اس برس حج کرنے چلے جائیں.

اور بعض مائیں بھی اسی طرح کی ہوتی ہیں کہ جب وہ دیکھتی ہیں کہ اس کے بیٹے اور اس کی بیوی کے تعلقات اچھے ہیں تو وہ اسے طلاق دینے کا کہتی ہیں، کہتی ہیں بیٹے یا میں یا پھر وہ ، تا کہ بیٹا اسے طلاق دے، اور اسی طرح باپ بھی بعض اوقات غلط فہمی کی بنا پر کہتا ہے بیوی کو طلاق دے دو، تو اسے طلاق نہیں دینی چاہیے.

ایك شخص نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالی سے سوال کیا:

میرے والد نے مجھے بیوی کو طلاق کرنے کا حکم دیا ہے اور میں بیوی سے محبت کرتا ہوں ؟

تو امام صاحب نے کہا: اسے طلاق مت دو، تو سائل کہنے لگا: ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کو جب ان کے والد عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے ان کی بیوی کو طلاق دینے کا حکم دیا تھا تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی بیوی کو طلاق دے دو.

تو انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو بیوی کی طلاق میں اپنے والد کی اطاعت کرنے کا حکم دیا تھا.

تو امام احمد رحمہ اللہ نے اسے بہت اچھی بات کہی:

تو کیا آپ کا والد عمر ہے ؟ !

اور اس کلمہ کا کچھ معنی ہے، کیونکہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اس وقت تك اپنے بیٹے کو طلاق دینے کا حکم نہیں دیا جب تك بہو میں کوئی اس کا شرعی سبب نہ دیکھا ہو، لیکن ہو سکتا ہے تیرے والد اور اس عورت کے مابین کوئی شخصی معاملہ ہو" انتہی بتصرف

واللہ اعلم .